

حج معصومین [ع] کی زبان سے - حصہ دوم

<?xml encoding="UTF-8">

حج کا نعرہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): ا تَأْنِي جَبْرِئِيلُ (ع) فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَا مُرْكَ أَنْ تَأْمُرَ أَصْحَابَكَ أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ. [41

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا کہ خداوند عالم آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنے ساتھیوں اور اصحاب کو حکم دیں کہ بلند آواز سے لبیک کہیں کیونکہ یہ حج کا نعرہ ہے۔“

معرفت کے ساتھ وارد ہونا

قَالَ الْبَاقِرُ (ع): (مَنْ دَخَلَ هَذَا الْبَيْتَ عَارِفًا بِجَمِيعِ مَا أُوجِبَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ كَانَ آمِنًا فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْعَذَابِ الدَّائِمِ). [42

امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں:

”جو شخص اس گھر میں اس عرفان کے ساتھ داخل ہو کہ جو کچھ خداوند عالم نے اس پر واجب کیا ہے اس سے آگاہ رہے تو قیامت میں دائمی عذاب سے محفوظ رہے گا۔“

خدا کے غضب سے امان

عبد اللہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق ں سے پوچھا: ”کہ خداوند عالم کا ارشاد ”ومن دخله کان آمناً“ [43

”یعنی جو شخص اس میں داخل ہو وہ امان میں ہے اس سے مراد گھر ہے یا حرم؟“

[قَالَ: مَنْ دَخَلَ الْحَرَمَ مِنَ النَّاسِ مُسْتَجِيرًا بِهِ فَهُوَ آمِنٌ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ ...]. [44

”امام (ع) نے فرمایا: جو شخص بھی حرم میں داخل ہو اور وہاں پناہ حاصل کرے وہ خدا کے غضب سے امان میں رہے گا۔“

مکہ خدا و رسول کا حرم

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: مَكَّةُ حَرَمُ اللَّهِ وَحَرَمُ رَسُولِهِ وَحَرَمُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع)، الصَّلَاةُ فِيهَا بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ، وَالذَّرْهُمُ فِيهَا بِمِائَةِ أَلْفِ ذَرْهُمٍ، وَالْمَدِينَةُ حَرَمُ اللَّهِ وَحَرَمُ رَسُولِهِ وَحَرَمُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا. الصَّلَاةُ فِيهَا بِعَشْرَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ وَالذَّرْهُمُ فِيهَا بِعَشْرَةِ أَلْفِ ذَرْهُمٍ. [45]

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں :

”مکہ خدا وند عالم، اس کے رسول (ص) (پیغمبر اکرم (ص)) اور امیر المومنین کا حرم ہے اس میں ایک رکعت نماز ادا کرنا ایک لاکھ رکعت کے برابر ہے۔ ایک درہم انفاق کرنا ایک لاکھ درہم خیرات کرنے کے برابر ہے۔ مدینہ (بھی) اللہ، اس کے رسول اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب (ع) کا حرم ہے اس میں پڑھی جانے والی نماز دس ہزار نماز کے برابر اور خیرات کیا جانے والا ایک درہم دس ہزار درہم کے برابر ہے۔“

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے آداب

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَادْخُلْهُ حَافِيًا عَلَى السَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَالْخُشُوعِ.... [46]

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

”جب تم مسجد الحرام میں داخل ہوتو پابرہنہ اور سکون و وقار نیز خوف الہی کے ساتھ داخل ہو۔“

جنت کے محل

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (ع): (أَرْبَعَةٌ مِنْ قُصُورِ الْجَنَّةِ فِي الدُّنْيَا: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، وَمَسْجِدُ الرَّسُولِ (ص)، وَ مَسْجِدُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَمَسْجِدُ الْكُوفَةِ؛ [47]

حضرت علی ابن ابی طالب (ع) فرماتے ہیں:

”چار جگہیں دنیا میں جنت کے محل ہیں:

۱۔ مسجد الحرام ، ۲۔ مسجد النبی (ص) ، ۳۔ مسجد الاقصیٰ ، ۴۔ مسجد کوفہ ،

حرمین میں نماز

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ (ع) أَسْأَلُهُ عَنْ إِيْتَامِ الصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ، فَكَتَبَ إِلَيَّ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُحِبُّ إِكْثَارَ الصَّلَاةِ فِي الْحَرَمَيْنِ فَكَثُرَ فِيهِمَا وَآثَمَ [48]

ابراہیم بن شیبہ کہتے ہیں کہ:

میں نے امام محمد باقر (ع) کو خط لکھا اور اس میں مکہ اور مدینہ میں پوری نماز ادا کرنے کے سلسلہ میں دریافت کیا امام (ع) نے جواب میں تحریر فرمایا:

”رسول خدا (ص) ہمیشہ مسجد الحرام اور مسجد النبی میں زیادہ نماز پڑھنا پسند کرتے تھے پس ان دو جگہوں پر نماز میں زیادہ پڑھو اور اپنی نماز بھی پوری ادا کرو۔“

مکہ میں نماز جماعت

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْيَاسَنِ (ع) قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي جَمَاعَةٍ فِي مَنْزِلِهِ بِمَكَّةَ أَوْ وَحْدَهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ: وَحْدَهُ [49]

احمد ابن محمد ابن ابی نصر کہتے ہیں:

”میں نے حضرت علی بن موسیٰ الرضا (ع) سے دریافت کیا اگر کوئی شخص مکہ میں نماز جماعت اپنے گھر میں ادا کرے یہ افضل ہے یا مسجد الحرام میں فرادی نماز ادا کرنا افضل ہے فرمایا: فرادی (مسجد الحرام میں)۔“

اہل سنت کے ساتھ نماز

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: ”قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع): يَا إِسْحَاقُ أَتُصَلِّي مَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: صَلِّ

مَعَهُمْ فَإِنَّ الْمُصَلِّي مَعَهُمْ فَيَالْصَّفِّ أَلَا وَلَّ كَالشَّاهِرِ سَيْفُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ"۔ [50]

اسحاق ابن عمار کہتے ہیں:

"امام جعفر صادق (ع) نے مجھ سے فرمایا کہ: اے اسحاق! کیا تم ان لوگوں (اہل سنت) کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں! حضرت [ع] نے فرمایا: ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو بلاشبہ جو شخص ان لوگوں کے ہمراہ پہلی صف میں نماز پڑھے وہ اس مجاہد کے مانند ہے جو خدا کی راہ میں تلوار چلا رہا ہو اور دشمنان دین کے ساتھ جنگ کر رہا ہو۔"

کعبہ چوکور کیوں ہے؟

رُويَ أَنَّهُ إِنَّمَا سَمَّيْتُ كَعْبَةً لِأَنَّهَا مُرَبَّعَةٌ وَصَارَتْ مُرَبَّعَةً لِأَنَّهَا بِحِذَائِ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَهِيَ مُرَبَّعٌ وَصَارَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ مُرَبَّعًا لِأَنَّهُ بِحِذَائِ الْعَرْشِ وَهُوَ مُرَبَّعٌ، وَصَارَ الْعَرْشُ مُرَبَّعًا، لِأَنَّ الْكَلِمَاتِ الَّتِي بُنِيَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ أَرْبَعٌ: وَهِيَ: (سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ)۔ (۱)

شیخ صدوق فرماتے ہیں:

"ایک روایت میں آیا ہے کہ کعبہ کو کعبہ اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ چوکور ہے اور وہ چوکو اس لئے بنایا گیا ہے کہ اسی کے مقابل (آسمان اول پر) بیت المعمور چوکور بنایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عرش خدا کے مقابل ہے جو چوکور ہے اور عرش خدا بھی اس لئے چوکور ہے کہ اس کی بنیاد اسلام کے چار کلموں پر ہے اور وہ یہ ہیں: "سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ"۔"

کعبہ کی طرف دیکھنا

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: مَنْ نَظَرَ إِلَى الْكَعْبَةِ لَمْ يَزَلْ تُكْتَبْ لَهُ حَسَنَةٌ وَتُمْحَى عَنْهُ سَيِّئَةٌ، حَتَّى يَنْصَرِفَ بِبَصَرِهِ عَنْهَا۔ [52]

امام جعفر صادق (ع) فرمایا:

"جو شخص کعبہ کی طرف دیکھے ہمیشہ اس کے لئے حسنات لکھے جاتے ہیں اور اس کے گناہ محو کئے جاتے ہیں جب تک وہ اپنی نگاہیں کعبہ سے ہٹا نہیں لیتا۔"

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: النَّظَرُ إِلَى الْكَعْبَةِ عِبَادَةٌ، وَالنَّظَرُ إِلَى الْإِمَامِ عِبَادَةٌ. [53]

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

”کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے، ماں باپ کی طرف دیکھنا عبادت ہے، اور امام کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔“

الہی لمحہ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: إِنَّ لِلْكَعْبَةِ لِلْحُظَّةَ فِي كُلِّ يَوْمٍ يُغْفَرُ لِمَنْ طَافَ بِهَا أَوْ حَنَّ قَلْبُهُ إِلَيْهَا أَوْ حَسَبَهُ عَنْهَا عُدْرًا. [54]

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

”بلاشبہ کعبہ کے لئے ہر روز ایک لمحہ (ایک وقت) ہے کہ خداوند عالم اس میں کعبہ کا طواف کرنے والوں اور ان لوگوں کو جن کا دل کعبہ کے عشق سے لبریز ہے نیز ان لوگوں کو جو کعبہ کی زیارت کے مشتاق ہیں لیکن ان کی راہ میں رکاوٹیں ہیں، بخش دیتا ہے۔“

برکتوں کا نزول

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَوْلَ الْكَعْبَةِ عِشْرِينَ وَمِائَةً رَحْمَةً مِنْهَا سِتُّونَ لِلطَّائِفِينَ وَارْبَعُونَ لِلْمُصَلِّينَ وَعِشْرُونَ لِلنَّاطِرِينَ. [55]

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

”خداوند عالم اپنی ایک سو بیس رحمتیں کعبہ کے اوپر نازل کرتا ہے جن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس رحمتیں نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس رحمتیں کعبہ کی طرف دیکھنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔“

دین اور کعبہ کا ربط

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا مَا قَامَتِ الْكَعْبَةُ. [56]

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

”جب تک کعبہ قائم ہے اس وقت تک دین بھی اپنی جگہ برقرار رہے گا۔“

یہ عمل منع ہے

محمد ابن مسلم کہتے ہیں کہ: مینے امام صادق سے سنا آپ فرما رہے تھے:

قَالَ الصَّادِقُ (ع): [لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ تُرْبَةِ مَا حَوْلَ الْكَعْبَةِ وَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا رَدَّهُ]. [57]

”کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ کعبہ اور اس کے اطراف کی مٹی اٹھائے اور اگر کسی نے اٹھائی ہے تو اسے واپس کر دے۔“

کعبہ کا پردہ

عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: إِنَّ عَلِيًّا كَانَ يَبْعَثُ بِكِسْوَةِ الْبَيْتِ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِنَ الْعِرَاقِ. [58]

امام محمد باقر (ع) نے فرمایا:

”بلاشبہ حضرت علی ابن ابی طالب (ع) ہر سال عراق سے کعبہ کا پردہ بھیجتے تھے۔“

امام زمانہ (ع) کعبہ میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الْجَمْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَثْمَانَ الْعُمَرِيَّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَقُلْتُ لَهُ: رَأَيْتَ

صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَآخِرُ عَهْدِي بِهِ عِنْدَ بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي جَزِي لِي مَا وَعَدْتَنِي. [59]

عبد اللہ ابن جعفر حمیری کہتے ہیں:

”میں نے محمد بن عثمان عمری سے پوچھا کیا تم نے امام زمانہ (ع) کو دیکھا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! میں

نے آخری بار انہیں کعبہ کے نزدیک دیکھا کہ حضرت (ع) فرما رہے تھے اے میرے اللہ! جس چیز کا تونے مجھ سے وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما۔

حجر اسود

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): (الْحَجَرُ يَمِينُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، فَمَنْ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْحَجَرِ فَقَدْ بَايَعَ اللَّهَ أَنْ لَا يَعْصِيَهُ. [60]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”حجر اسود زمین میں خدا کے داہنے ہاتھ کے مانند ہے پس جو شخص اپنا ہاتھ حجر اسود پر پھیرے اس نے اس بات پر اللہ کی بیعت کی ہے کہ اس کی معصیت و نافرمانی نہیں کرے گا۔“

حجر اسود کو دور سے چومنا

عَنْ سَيْفِ التَّمَارِ قَالَ: قُلْتُ لَا بَى عَبْدِ اللَّهِ أَتَيْتُ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ زَحَامًا فَلَمْ أَلِقْ إِلَّا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَا بُدَّ مِنْ اسْتِلامِهِ فَقَالَ: إِنْ وَجَدْتَهُ خَالِيًا وَإِلَّا فَسَلِّمْ مِنْ بَعِيدٍ. [61]

سیف ابن تمار کہتے ہیں ”میں نے امام جعفر صادق سے عرض کیا:

”میں حجر اسود کے قریب آیا وہاں جمعیت بہت زیادہ تھی میں نے اپنے ساتھیوں میں سے ہر ایک سے پوچھا کیا کروں؟ سب نے جواب دیا کہ استلام حجر کرو (حجر اسود کا بوسہ لو)۔ میرا فریضہ کیا ہے؟ امام نے اس سے فرمایا: اگر حجر اسود کے پاس مجمع نہ ہو تو اسے استلام کرو ورنہ اپنے ہاتھ سے دور سے اشارہ کرو۔“

عدل کا ظہور

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: أَوَّلُ مَا يُظْهَرُ الْقَائِمُ مِنَ الْعَدْلِ أَنْ يُنَادِيَ مُنَادِيَهُ أَنْ يُسَلِّمَ صَاحِبُ النَّافِلَةِ لِصَاحِبِ الْفَرِيضَةِ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ وَالطَّوَّافَ] - [62

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

”جو سب سے پہلی چیز امام زمانہ (ع) اپنے عدل سے ظاہر کریں گے یہ ہے کہ ان کا منادی پکار کر کہے گا مستحبی طواف کرنے والے اور حجر اسود کو لمس کرنے والے حجر اسود اور اطواف کی جگہ کو واجبی طواف کرنے والو (ع) کے لئے خالی کر دیں۔“

حرم میں ایثار وفدا کاری

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): (أَبْلَغُوا أَهْلَ مَكَّةَ وَالْمُجَاوِرِينَ أَنْ يُخْلُوا بَيْنَ الْحُجَّاجِ وَبَيْنَ الطَّوَّافِ وَالْحَجَرَ الْأَسْوَدِ وَمَقَامِ إِبْرَاهِيمَ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ مِنْ عَشْرِ تَبَقَى مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ إِلَى يَوْمِ الصَّدْرِ] - [63

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”اہل مکہ اور اس میں رہنے والوں تک یہ بات پہنچادو کہ ذی القعدہ کے آخری دس دن سے حاجیوں کی واپسی کے دن تک طواف کی جگہ، حجر اسود، مقام ابراہیم (ع) اور نماز کی پہلی صف کو حاجیوں کے لئے خالی کر دیں۔“

جس بات سے روکا گیا ہے

عَنْ حَمَادِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: كَانَ بِمَكَّةَ رَجُلٌ مَوْلَى لِبْنِي أُمَيَّةَ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ أَبِي عَوَانَةَ لَهُ عِنَادَةٌ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ إِلَى مَكَّةَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَأَوَّلُ مَا حَدَّثَنَا شَيْخُ آلِ مُحَمَّدٍ يَعْبَتُ بِهِ، وَإِنَّهُ أَنْتَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) وَهُوَ فِي الطَّوَّافِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ؟ فَقَالَ: اسْتَلَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ (ص) فَقَالَ لَهُ: مَا أَرَاكَ اسْتَلَمْتَهُ قَالَ: كَرِهَ أَنْ أَوْذِيَ ضَعِيفًا وَ أَنَا ذِي قَالٍ فَقَالَ قَدْ زَعَمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ (ص) اسْتَلَمَهُ قَالَ: نَعَمْ وَلَكِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا رَأَاهُ عَرَفُوا لَهُ حَقَّهُ وَأَنَا فَلَا يَعْرِفُونَ لِي حَقِّي. (۱)

حماد بن عثمان کہتے ہیں:

”مکہ میں بنی امیہ کے دوستداروں میں سے ابن ابی عوانہ نام کا ایک شخص رہتا تھا جو اہل بیت علیہم السلام سے کینہ رکھتا تھا اور جب بھی امام جعفر صادق (ع) یا پیغمبر کی اولاد میں سے کوئی [64] بزرگ مکہ آتا تھا وہ اپنی باتوں سے ان کی تحقیر کرتا تھا اور اذیت پہنچاتا تھا۔ ایک روز وہ طواف کی حالت میں امام جعفر صادق (ع) کی خدمت میں آیا اور آپ (ع) سے پوچھنے لگا کہ حجر اسود پر ہاتھ پھیرنے سے متعلق آپ (ع) کا نظریہ کیا ہے ؟ حضرت (ع) نے فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم مسح واستلام کرتے تھے ، اس شخص نے کہا میں نے آپ (ع) کو استلام حجر کرتے ہوئے نہیں دیکھا ، امام (ع) نے جواب دیا:

میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کمزور کو اذیت پہنچاؤ یا خود اذیت میں مبتلا ہوں اس شخص نے پھر پوچھا: آپ (ع) نے فرمایا ہے کہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم اس کا استلام کرتے تھے ، امام نے فرمایا: ہاں! لیکن جب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کو دیکھتے تھے تو ان کے حق کی رعایت کرتے تھے (یعنی انہیں راستہ دے دیا کرتے تھے) لیکن میرے لئے ایسا نہیں کرتے اور میرا حق نہیں پہچانتے ۔“

باتھ سے اشارہ محمد بن عبید اللہ کہتے ہیں:

لوگوں نے امام علی رضا (ع) سے پوچھا: اگر حجر اسود کے اطراف جمعیت زیادہ ہو تو کیا حجر اسود کو ہاتھ سے مسح کرنے کے لئے لوگوں سے زبردستی کرنا یا جھگڑنا چاہئے ؟

قَالَ: ”إِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَأَوْمِ إِلَيْهِ إِمَاءً بِيَدِكَ“۔ [65]

”امام (ع) نے فرمایا: جب بھی ایسی صورت ہو ، اپنے ہاتھ سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرو (اور گڈرجاؤ)۔“

خواتین کے لئے

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَصَّعَ عَنِ النِّسَاءِ أَرْبَعًا: الْأَجْهَارَ بِالتَّلْبِيَةِ ، وَالسَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَغْنِي الْهَرْوَلَةَ وَدُخُولَ الْكَعْبَةِ وَاسْتِلَامَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ۔ [66]

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

”بلاشبہ خداوند عالم نے چار چیزوں کو حج میں عورتوں سے معاف رکھا ہے:

۱۔ بلند آواز سے لبیک کہنا،

۲۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی میں ہرولہ (آہستہ دوڑنا)

۳۔ کعبہ کے اندر داخل ہونا ،

۴۔ حجر اسود کو لمس کرنا ۔“

خدا کا فخر

قال رسول الله (ص): (ان الله يباهى بالطائفين). [67]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرماتے ہیں:

”بلا شبہ خداوند عالم طواف کرنے والوں پر فخر و مباہات کرتا ہے۔“

طواف اور رہائی

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ (ص) قَالَ: [... فَإِذَا طُفَّتِ بِالْبَيْتِ أَسْبُوعاً كَانَ لَكَ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ وَذِكْرٌ يَسْتَحْيِيْمُنَكَ رَبُّكَ إِنَّ
يُعَذِّبُكَ بَعْدَهُ...] [68]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”پس جب تم نے اللہ کے گھر کا سات مرتبہ طواف کر لیا تو اس کے ذریعہ خداوند عالم کے نزدیک تمہارا عہد اور ذکر ہے کہ خداوند عالم اس کے بعد تم پر عذاب کرنے سے شرم کرے گا۔“

زیادہ باتیں نہ کرو

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): [إِنَّمَا الطَّوَّافُ صَلَوةٌ، فَإِذَا طَفَعْتُمْ فَأَقْلُوا الْكَلَامَ]. [69]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”اللہ کے گھر کا طواف نماز کے مانند ہے پس جب تم طواف کرتے ہو تو باتیں کم کرو۔“

طواف کا فلسفہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): (إِنَّمَا جَعَلَ الطَّوَّافُ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمَى الْجِمَارِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللَّهِ. [70]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”اللہ کے گھر کا طواف، صفا و مروہ کے درمیان سعی اور رمی جمرات خدا کے ذکر کو قائم کرنے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔“

عمل میں نیت کی تاثیر

عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لَا بُدَّ لِي مِنَ الْحَسَنِ (ع): جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي أَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَأَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ وَأَنَا قَاعِدٌ فَأَعْتَمُّ لِذَلِكَ، فَقَالَ: يَا زِيَادُ لَا عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يَوْمَ الْحَجِّ لَا يَزَالُ _____ فِي طَوَافٍ وَسُعْيٍ حَتَّى يَرْجِعَ. [71]

زیاد قندی (جو ایک مفلوج آدمی تھا) کہتا ہے کہ:

”میں نے امام موسیٰ کاظم (ع) سے عرض کیا آپ (ع) پر قربان ہو جاؤں میں کبھی مسجد الحرام میں ہوتا ہوا اور دیکھتا ہوں کہ لوگ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور میں بیٹھا ہوں (طواف نہیں کر سکتا) اس پر میں غم زدہ ہو جاتا ہوں امام (ع) نے فرمایا: اے زیاد! تم پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے (غمگین نہ ہو) بلاشبہ مومن جس وقت سے حج کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلتا ہے اس وقت سے ہمیشہ طواف اور سعی کی حالت میں ہے یہاں تک کہ اپنے گھر واپس چلا جائے۔“

انسانی تہذیب کی رعایت

عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع): سَأَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ لِي عَلَيْهِ مَالٌ فُغَابَ عَنِّي زَمَانًا فَرَأَيْتُهُ يَطُوفُ حَوْلًا لِكُعْبَةِ أَفَّا تُقَاضَاهُ مَالِي؟ قَالَ: لَا، لَا تُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَلَا تُرَوِّعْهُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ. [72]

سماعة ابن مهران کہتے ہیں کہ:

”میں نے امام جعفر صادق (ع) سے پوچھا: ایک شخص میرا مقروض ہے اور میں نے ایک مدت سے اسے نہیں دیکھا پس اچانک میں اسے کعبہ کے اطراف میں دیکھتا ہوں کیا میں اس سے اپنے مال کا تقاضہ کر سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں، حتیٰ اسے سلام بھی نہ کرو اور اسے نہ ڈراؤ یہاں تک کہ وہ حرم سے خارج ہو جائے۔“

نماز، مقام ابراہیم (ع) کے نزدیک

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ:.... فَإِذَا طُفَّتَ بِالْبَيْتِ أَوْ سُبُوعاً لِلزِّيَارَةِ وَصَلَّيْتَ عِنْدَ الْمَقَامِ رُكْعَتَيْنِ ضَرَبَ مَلَكٌ كَرِيماً عَلَى كَتِفَيْكَ فَقَالَ: مَا مَضَى فَقَدْ غُفِرَ لَكَ فَاسْتَأْنِفِ الْعَمَلَ فِيمَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ عَشْرِينَ وَمِائَةَ يَوْمٍ. [73]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”پس جب تم خانہ کعبہ کے گرد زیارت کا طواف کر لیتے ہو اور مقام ابراہیم (ع) کے نزدیک نماز طواف ادا کر لیتے ہو تو ایک کریم و بزرگوار فرشتہ تمہارے شانوں پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہے: جو کچھ گزر گیا اور تم نے جو گناہ پہلے انجام دیئے تھے خداوند عالم نے وہ سب بخش دیئے پس اس وقت سے ایک سو بیس دن تک (تم پاک و پاکیزہ رہو گے اب) نئے سرے سے اپنے عمل کا آغاز کرو۔“

امام حسین (ع) مقام ابراہیم (ع) کے پاس

رَأَى الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ صَارَ إِلَى الْمَقَامِ فَصَلَّى، ثُمَّ وَضَعَ خَدَّهُ عَلَى الْمَقَامِ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَقُولُ: عُبَيْدُكَ بِبَابِكَ، سَائِلُكَ بِبَابِكَ، مُسْكِينُكَ بِبَابِكَ، يُرَدُّ ذَلِكُ مَرَّاراً. [74]

”لوگوں نے امام حسین (ع) کو دیکھا کہ وہ اللہ کے گھر کا طواف کر رہے تھے اس کے بعد انہوں نے مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کی پھر اپنا چہرہ مقام ابراہیم پر رکھا اور روتے ہوئے خداوند عالم کی بارگاہ میں عرض کی اے میرے پالنے والے! تیرا حقیر بندہ تیرے دروازہ پر ہے، تیرا فقیر تیرے دروازہ پر ہے، تیرا مسکین تیرے دروازہ پر ہے، اور آپ (ع) ان جملوں کو بار بار دہرا رہے تھے۔“

ہمراہیوں کی مدد

عن إبراهيم الخثعمي قال: قُلْتُ لَا بِي عَبْدَ اللَّهِ (ع): إِنَّا إِذَا قَدِمْنَا مَكَّةَ ذَهَبَ أَصْحَابُنَا يَطُوفُونَ وَيَتَرَكُونَنِي أَحْفَظُ مَنَاعَ هِمَّالٍ أَنتَ أَعْظَمُهُمْ أَجْرًا. [75]

اسماعیل خثعمی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق (ع) سے عرض کیا: ”ہم جب مکہ میں وارد ہوئے تو ہمارے ساتھی مجھے اپنے سامان کے پاس چھوڑ کر طواف کے لئے چلے گئے تاکہ میں ان کے سامان کی حفاظت کروں، امام (ع) نے فرمایا: تمہارا ثواب ان سے زیادہ ہے۔“

آب زمزم ہر درد کی دو ا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): [مَا زَمَزَمَ دَوَاءٌ لِمَا شَرِبَ لَهُ. [76]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: ”زمزم کا پانی ہر اس درد کی دوا ہے جس کی نیت سے وہ پیا جائے۔“

زمین کا بہترین پانی

قَالَ الْمَيِّزُ الْمُؤْمِنِينَ (ع): [مَا زَمَزَمَ خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ. [77]

حضرت علی (ع) نے فرمایا: ”آب زمزم روئے زمین پر بہترین پانی ہے۔“

حجر اسماعیل

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: [الْحَجَرُ بَيْتُ إِسْمَاعِيلَ وَفِيهِ قَبْرُ هَاجَرَ وَقَبْرُ إِسْمَاعِيلَ]. [78]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

”حجر، جناب اسماعیل (ع) کا گھر ہے اور اس میں آپ (ع) کی اور آپ کی والدہ جناب ہاجرہ (ع) کی قبر ہے۔“

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: [إِنْ إِسْمَاعِيلَ (ع) تُوفِّيَ وَهُوَ ابْنُ مِائَةٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً وَدُفِنَ بِالْحَجَرِ مَعَ أُمِّهِ]. [79]

امام جعفر صادق نے فرمایا:

”جناب اسماعیل (ع) نے ایک سو تیس سال کے بعد وفات پائی اور اپنی والدہ کے ہمراہ حجر میں دفن کئے گئے۔“

حطیم

معاویہ ابن عمار کہتے ہیں: میں نے حطیم کے بارے میں امام جعفر صادق سے دریافت کیا:

فَقَالَ هُوَ مَا بَيْنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَبَيْنَ الْبَابِ۔

”آپ (ع) نے فرمایا: یہ حجر اسود اور در کعبہ کے درمیان ہے“ میں نے سوال کیا کہ اسے حطیم کیوں کہتے ہیں؟

[فَقَالَ لَا نَ النَّاسَ يَحْطِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا هُنَاكَ.] [80]

”فرمایا: اس لئے کہ لوگ اس جگہ ایک دوسرے کو (کثرت جمعیت کی وجہ سے) دباتے ہیں۔“

ملتزم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): (يَبِينَ الرُّكْنَ وَالْمَقَامِ مُلْتَزِمٌ مَا يَدْعُوا بِهِ صَاحِبُ غَاهَةِ إِلَّا بَرَى). [۲]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم (ع) کے درمیان ملتزم ہے کوئی بھی بیماری اور مشکل میں مبتلا شخص وہاں دعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اس کی حاجت پوری ہوتی ہے۔“

٢. 42 / ٨٤ / [عوالي اللآلي: ٢٢٧]
- 43 [سوره آل عمران آيت ٩٦ -]
٤. 44 / ٢٢٦ / [كافي: ١]
٤. 45 / ٥٨٦ / [كافي: ١]
٤. 46 / [كافي: ٤٠١]
٥. 47 / [امالي طوسي: ٣٦٩ - وسائل الشيعه: ٢٨٢]
٤. 48 / ٥٢٤ / [كافي: ١]
٤. 49 / [كافي: ٥٢٧]
- ٢ / 50 [وافي: ١٨٢]
٢. علل الشرائع: ٣٩٦ و ٣٩٨ / 51 [من لايحضره الفقيه: ١٩٠]
٤. 52 / ٢٤٠ / [كافي: ٤]
٤. 53 / ٢٤٠ / [كافي: ٥٠]
٤. 54 / ٢٤٠ / [كافي: ٣]
٤. 55 / ٢٤٠ / [كافي: ٢]
٤. 56 / ٢٧١ / [كافي: ٤]
- 57 [وهي: ٢٢٩ -]
١٣٩. 58 / [قر ب الاسناد: ٤٩٦]
٢. غيبه شيخ طوسي: ٣٦٣ / 59 [من لايحضره الفقيه: ٥٢٠]
١٠٢. 60 / [الحج والعمرة في القرآن والحديث: ١٨٥]
٥. 61 / ١٠٣ / [تهذيب الاحكام: ٣٣]
٤. 62 / ٤٢٧ / [كافي: ١]
٥. 63 / ٥٤ / [كنز العمال: ١٢٠٢٤]
٤. 64 / ٤٠٩ / [كافي: ١٧]
٤. 65 / ٤٠٥ / [كافي: ٧]
٢. 66 / ٣٢٦ / [من لايحضره الفقيه: ٢٥٨٠]
٥. 67 / ٣٦٩ / [مستدرک الوسائل: ٣٧٦]
٢. 68 / ٢٠٢ / [من لايحضره الفقيه: ٢١٣٨]
٥. 69 / ٢٥٦ / [مسند ابن حنبل: ١٥٤٢٣]
٢. 70 / ١٧٩ / [سنن ابى داود: ١٨٨]
- ٤,٤٢٨. 71 / [كافي: ٨]
٤. 72 / ٢٤١ / [كافي: ١]
٢. 73 / ٢٠ / ٢٠٢ [تهذيب الاحكام: ٥٧]
٤١. 74 / [تاريخ دمشق: ٣٨٠]
٤. 75 / ٥٤٥ / [كافي: ٢٦]

٦- ٢ / ٣٨٧ / ٣٩٩ / 76 [محاسن : ٢٣٩٥]

77 [محاسن : ٢٣٩٤ -]

٤- ٢١٠ / 78 [كافي: ١٤]

١٠٧- 79 [الحج العمرة في القرآن والحديث: ١٩٩]

80 [علل الشرائع: ٤٠٠ -]